خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

2- جولائی 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

جمعرات 2 جولائی 1998ء 7 ربیع الاول 1419 ہجری 2 وفا 1377 ہش

جلد 48-83 نمبر 141

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 172)

بچوں کو نماز کی تاکید کرو

حضرت عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو

(ابو داؤد باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

نماز کا ترجمہ سیکھنا ضروری ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

میں بارہا جماعت کو پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں کہ ابتدائی چیزوں کی طرف بہت ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان میں سب سے ابتدائی اور سب سے اہم نماز ہے۔ ہماری نمازوں میں ابھی کئی قسم کے خلاء ہیں۔ جو بلند تر منازل سے تعلق رکھنے والے خلاء ہیں ان کا میں تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اب میں آپ کو اس بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روزمرہ نظر آنی چاہئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں۔ تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر نماز پڑھے۔ عبادت کے مضمون میں تو بہت سی وسیع باتیں ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو اپنے اندر پھر اور بہت سی منازل رکھتی ہیں لیکن سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے یہی ہے کہ ہم اپنی عبادات کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری نمازوں کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نماز با ترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو۔ اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملانے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں، منازل نئی سے نئی بن سکتی ہیں، عبادتوں کو نئی رفعتیں حاصل ہو سکتی ہیں مگر یہ بنیاد نہ ہو تو اوپر کی منزلیں بن ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات کو اپنے آئندہ کے پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک بھی فرد نہ رہے جو نماز کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور پنج وقت نماز پر قائم نہ ہو۔ باقی ساری باتیں...... رفتہ رفتہ سکھائی جائیں گی۔

الفضل 11- دسمبر 1989ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 26- جون 98ء کو امریکہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ 3- جولائی 98ء کو 5- بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

طالب علم اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

○ "میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان انکے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل 12- فروری 77ء)

☆......☆......☆......☆

شاملین وقف جدید کی تعداد بڑھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"تعداد کے لحاظ سے بھی بہت برکت ملی ہے میں پہلے بھی بارہا عرض کر چکا ہوں کہ وقف جدید کے تعلق میں تعداد بڑھانے کی طرف توجہ بہت زیادہ دیں"۔

(خطبہ جمعہ 27- دسمبر 1996ء)

سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ تمام افراد جماعت کو اس بابرکت تحریک میں شامل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ مولانا دوست محمد شاہد- مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

اخروی زندگی کی دلکش اور وجد آفریں تمثیل

حضرت مفتی محمد صادق صاحب راوی ہیں کہ:-

"جبکہ میں نے پہلے پہل یہاں سکونت اختیار کی تو ابتداءً حضرت کے رہائش کے مکان کے اندر ہی مجھے بھی ایک جگہ ملی اور حضرت .... کی رہائش کے ساتھ کے کمرے میں ہم رہتے تھے ایک دن حضرت عورتوں کو وعظ کر رہے تھے اور بہ سبب زیادہ قریب ہونے کے مجھے بھی آپ کی دلرباء آواز پہنچ رہی تھی۔ انسان کی پیدائش اور پھر لازمی موت اور رجوع الی اللہ کا ذکر بہت ہی دلکش پیرایہ اور سہل طریقہ سے عورتوں کے ذہن نشین کر رہے تھے۔ تو اس مضمون کو آپ نے عورتوں کی سمجھ کے مطابق ایک تمثیل میں بیان کیا فرمایا۔ "دیکھو جب کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ اس کو پالتا ہے اور اس کی تربیت کے تمام سامان مہیا کرتا ہے۔ اس پر بہت سا خرچ کرتا ہے اور وہ اسے بہت پیاری ہوتی ہے۔ لیکن جلد ایک وقت آتا ہے کہ والدین باوجود اس الفت اور محبت کے جو انہیں اس لڑکی کے ساتھ ہے اسے اپنے گھر سے نکالنے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ اور اپنے پاس سے بہت سا روپیہ بھی خرچ کر کے بچشم گریاں اس پیاری بچی کو اپنے گھر سے نکال کر کسی دوسرے گھر میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ مجبوری انہیں کیوں پیش آئی۔ صرف اس واسطے کہ اس لڑکی میں خدا تعالیٰ نے ایک جوہر رکھ دیا ہے جو شگفتگی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے سے نہ ملے اسی طرح انسان میں بھی ایک جوہر رکھا گیا ہے۔ جس کی شگفتگی عالم ثانی میں ہو سکتی ہے اور یہ عالم صرف اس کی طیاری کا ہے۔"

(الفضل 15 فروری 1926ء)

دشمن کے ذریعہ ہدایت

اپنے دعویٰ کے ابتدائی سالوں میں حضرت بانی سلسلہ لدھیانہ میں قیام فرماتے تھے۔ ایک بدگو شخص نے سر بازار کہا کہ جو کوئی انہیں قتل کرے گا وہ فوراً داخل بہشت ہو گا اور ستر حوروں کا مالک بنے گا۔ ایک جاٹ کے دل میں یہ سن کر جوش پیدا ہوا کہ چلو بہشت قریب ہے آخر ایک دن مرنا ضرور ہے۔ اگر ایسی آسانی سے بہشت مل جاوے تو ایک آدمی کو مار دینا کیا مشکل ہے فوراً اپنی لمبی لاٹھی اٹھائے پوچھتا ہوا حضرت کے مکان پر آپہنچا۔ اتفاق سے اس وقت حضرت اقدس تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ مردانہ مکان میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر فرما رہے تھے۔ دروازے کھلے تھے ہر ایک شخص بلا روک اندر آسکتا تھا یہ بھی جا داخل ہوا اور لاٹھی کندھوں پر رکھے ہوئے جا کر کھڑا ہو گیا کہ وار کرے۔ حضرت کی تقریر کے الفاظ جو اس کے کان میں پڑے تو ان کو سننے کے واسطے ذرا کھڑا ہو گیا چند منٹوں تک اس کے کندھے سے لاٹھی ڈھیلی ہو گئی پھر بیٹھ گیا اور تقریر سنتا رہا جب تقریر ختم ہو گئی تو بازار میں کھڑے مخالف اور بدگو کو گالی دے کر کہنے لگا کہ وہ کیا کہتا تھا یہاں تو سراسر نورانی کلام ہے پھر آگے بڑھا اور حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

فسبحان الذی اخزی الاعادی

(اخبار بدر 22- اپریل 1909ء صفحہ 1)

ہندو کا سحر و طلسم پاش پاش ہو گیا

حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا:-

"ایک دفعہ ایک ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا قادیان کسی برات کے ساتھ آیا یہ شخص علم توجہ کا بڑا ماہر تھا چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم لوگ قادیان آئے ہوئے ہیں چلو مرزا صاحب سے ملتے چلیں اور اس کا منشاء یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے حضرت صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر آپ سے بھری مجلس میں کوئی بیہودہ حرکات کرائے جب وہ (بیت مبارک) میں آپ سے ملا تو اس نے اپنے علم سے آپ پر اپنا اثر ڈالنا شروع کیا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ یک لخت کانپ اٹھا مگر سنبھل کر بیٹھ گیا اور اپنا کام پھر شروع کر دیا اور حضرت صاحب اپنی گفتگو میں لگے رہے مگر پھر اس کے بدن پر ایک سخت لرزہ آیا اور اس کی زبان سے بھی کچھ خوف کی آواز نکلی مگر وہ پھر سنبھل گیا مگر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا (بیت مبارک) سے بھاگ نکلا اور بغیر جوتا پہنے نیچے بھاگتا ہوا اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑ کر سنبھالا۔

جب اس کے ہوش ٹھکانے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میں علم توجہ کا بڑا ماہر ہوں۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر اپنی توجہ ڈالوں اور مجلس میں ان سے کوئی لغو حرکات کرا دوں لیکن جب میں نے توجہ ڈالی تو میں نے دیکھا کہ میرے سامنے مگر ایک فاصلہ پر ایک شیر بیٹھا ہے۔ میں اسے دیکھ کر کانپ گیا لیکن میں نے جی میں ہی اپنے آپ کو ملامت کی کہ یہ میرا وہم ہے چنانچہ میں نے پھر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ پھر وہی شیر میرے سامنے ہے اور میرے قریب آگیا ہے۔ اس پر پھر میرے بدن پر سخت لرزہ آیا مگر میں پھر سنبھل گیا اور میں نے جی میں اپنے آپ کو بہت ملامت کی کہ یونہی میرے دل میں وہم سے خوف پیدا ہو گیا ہے چنانچہ میں نے اپنا دل مضبوط کر کے اور اپنی طاقت کو جمع کر کے پھر مرزا صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈالا اور پورا زور لگایا۔ اس پر ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہی شیر میرے اوپر کود کر حملہ آور ہوا ہے اس وقت میں نے بیخود ہو کر چیخ ماری اور بھاگ اٹھا...."

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 62-63 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ طبع دوم ناشر کتاب گھر قادیان اشاعت 1935ء)

خوب کھل جائے گا لوگوں پہ کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

★......★......★......★

افکارِ گوہر

کہاں چھپا ہے تو اے ابرِ نو بہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بے قرار برس

خدا کے واسطے اے چشمِ انتظار برس
کہ ہر گھڑی نظر آتی ہے اب ہزار برس

خدا کرے کہ ملے عمرِ نوحؑ ساقی کو
یہ پاکباز سلامت رہے ہزار برس

تپ فراق نے رگ رگ میں بھر دیئے شُعلے
امنڈ امنڈ کے اب اے ابرِ غمگسار برس

یہ بخل ابرِ کرم اور میکدہ کے لئے
یہ ارضِ پاک ہے ان پر تو بار بار برس

برس برس کہ نہ ہو عیدِ مے کدہ پھیکی
برس کا دن ہے پریشاں ہیں بادہ خوار برس

لگی ہے آنکھوں سے گوہرؔ کی آنسوؤں کی جھڑی
مقابلہ ہے تو اے ابرِ کوہسار برس

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی جنت و دوزخ

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

فرمودہ 22- اپریل 1944ء
مرتبہ ،مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب

دنیا کی جنت و دوزخ فرمایا- دنیا بھی ایک عجیب چیز ہے- انسان اگلے جہان کی دوزخ اور جنت پر غور کرتا ہے حالانکہ ایک دوزخ اور جنت اسی دنیا میں چلتی پھرتی ہے دو آدمی پاس پاس بیٹھے ہوتے ہیں- ایک کو کوئی صدمہ پہنچا ہوتا ہے اور اس کے دل سے غم واندوہ کی وجہ سے آگ نکل رہی ہوتی ہے لیکن پاس ہی ایک ایسا شخص بیٹھا ہوتا ہے- جس کو کوئی خوشی پہنچی ہوتی ہے- اور اس کے دل میں مسرت وانبساط کی وجہ سے لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں- وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں- لیکن نہ اس کی دوزخ اس کی جنت پر اثر کرتی ہے اور نہ اس کی جنت اس کے دوزخ پر اثر کرتی ہے- بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ایک ہی مجلس ہے- ایک ہی ماحول ہے مگر درحقیقت نہ ایک مجلس ہوتی ہے اور نہ ایک ماحول ہوتا ہے ماحول کو دیکھا جائے تو وہ بھی بدلتا چلا جاتا ہے- اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کہیں جنت' کہیں دوزخ اور کہیں عرف عام والا اعراف نظر آجاتا ہے اگر کوئی ایکسرے ایسا ہوتا جس سے انسان کی ان قلبی کیفیات کا اندازہ لگایا جاسکتا تو معلوم ہو جاتا کہ ایک ہی مجلس ہے- لیکن حالت یہ ہے کہ کسی کے دل میں غم کے جذبات ہیں اور کسی کے دل میں خوشی کے جذبات ہیں اور کسی کے دل میں اس لحاظ سے بالکل مساوات پائی جاتی ہے گویا کہیں جنت ہے کہیں دوزخ ہے اور کہیں عرف عام والا اعراف ہے پھر ماحول کے علاوہ خود ہر شخص کی اندرونی کیفیت بھی اختلاف والی نظر آتی ہے- کوئی کسی خیال میں محو ہوتا ہے اور کوئی کسی خیال میں- گویا جہاں دکھ اور سکھ کی حالت ماحول کے لحاظ سے مختلف نظر آتی ہے وہاں اندرونی کیفیات کے لحاظ سے بھی ہمیں اختلاف نظر آتا ہے مثلاً اسی مجلس میں غالباً کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا کہ میں فلاں چیز گھر میں چھوڑ آیا ہوں معلوم نہیں میرے واپس جانے تک وہ محفوظ بھی رہتی ہے یا نہیں- کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا کہ آج میری بیوی سے لڑائی ہو گئی تھی- اب نہ معلوم اس کا کیا حال ہوگا کوئی شخص یہ سوچ رہا ہوگا کہ میرا بچہ بیمار ہے- اس کے علاج کے لئے میں کس ڈاکٹر کو بلاؤں- ہر شخص اپنی اپنی دھن میں مشغول ہوگا غرض مجلس ایک ہوتی ہے نظر یہ آتا ہے کہ سب لوگ اکٹھے بیٹھے ہیں- مگر حالت یہ ہوتی ہے- کہ قدم قدم پر اختلاف نظر آرہا ہوتا ہے- پس یہ ایک عجیب نظارہ ہے جو دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے- کہ خدا تعالیٰ نے ایسے پردے درمیان میں حائل کر دیئے ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا شخص اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا- لوگ اگلے جہاں کے پردوں اور وہاں کی کیفیات پر بحث کرتے رہتے ہیں- حالانکہ یہاں بھی ہر انسان ایک پردہ کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے اور اس کے متعلق انکشاف تام بجز خدا کے اور کسی کو نہیں ہوتا- انسان سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے بیٹھا ہے- حالانکہ سوائے خدا کے اور کوئی اس کے حالات سے آگاہ نہیں ہوتا- کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا کیا حال ہے اسے غم ہے یا کسی فکر میں وہ مبتلا ہے یا کوئی خوشی اس کو پہنچی ہوئی ہے- یا اس کا خیال میری طرف ہے یا کسی اور کی طرف- اللہ ہی ہے جو جانتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہے یا جنت میں- یا کسی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے کیونکہ مجلس وہی ہے جہاں خیالات کا اتحاد ہو- لوگ بظاہر ایک مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں- مگر باطن میں کوئی اپنے بچوں کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے کوئی اپنی بیوی کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے کوئی اپنے دوست کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے کوئی سیر اور تماشا کے خیالات میں محو ہوتا ہے اور گو بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ وہ ایک جگہ بیٹھے ہیں- مگر درحقیقت وہ کہیں اور بیٹھے ہوتے ہیں- اور اللہ ہی ہے جو ان کیفیات کو جانتا ہے پس اگر ہم دیکھیں تو یہ دنیا بھی عجیب قسم کی ہے- بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں- انسان اپنی جان کو بھی پوری طرح نہیں جانتا- لیکن اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت کو خوب سمجھ رہا ہوتا ہے- درحقیقت انسان کے تمام خیالات حبل الورید سے پیدا ہوتے ہیں- حبل الورید کے ذریعہ خون دماغ میں جاتا ہے- دماغ میں خون جانے کی وجہ سے حافظہ پیدا ہوتا ہے اور قوت حافظہ کی وجہ سے انسان اپنی حقیقت کو سمجھنے لگتا ہے- پس دماغ کا تمام کام حبل الورید سے وابستہ ہے اگر حبل الورید کو کاٹ دیا جائے- تو دماغ بالکل معطل ہو جائے لیکن انسانی دماغ بھی بسا اوقات اپنی حقیقت سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے بہادر ہیں لیکن جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو بھاگ جاتے ہیں- بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے صابر ہیں لیکن بیماری یا مصیبت کے وقت سخت گھبرا جاتے ہیں- بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے سنگدل ہیں لیکن جب ان کے کسی عزیز کو کوئی تکلیف ہو- تو ان کا دل رقت سے بھر جاتا ہے- اور وہ ایسے ہی اپنے بیوی بچوں کے غم میں مبتلا ہو جاتے ہیں- جیسے دوسرے لوگ مبتلا ہوتے ہیں- بیسیوں آدمی سمجھتے ہیں- کہ ان کی طبیعت سخت ہے- اگر کسی پر وہ ناراض ہوں- تو اسے معاف کرنا انہیں آتا ہی نہیں- لیکن غصے کے بعد ان سے ذرا نرمی سے بات کرو- تو وہ رونے لگ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بلاوجہ ناراضگی سے کام لیا- اسی طرح بیسیوں آدمی اپنے آپ کو بڑا رحیم وکریم سمجھتے ہیں لیکن کوئی شخص ان کا ذرا سا بھی قصور کر دے- تو ان کا دل صاف ہونے میں نہیں آتا- اور وہ بڑے بڑے لمبے عرصہ تک اپنے دل میں اس کے متعلق بغض اور کینہ رکھتے ہیں- تو بسا اوقات انسان ایسے امور کے متعلق بھی غلطیاں کر جاتا ہے جو اس کی ذات سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں بیسیوں لوگ ایسے ہوتے ہیں- کہ جب ان کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو وہ بعد میں اسے یاد کر کے ساری عمر روتے رہتے ہیں- لیکن زندگی میں حالت یہ ہوتی ہے کہ اس عزیز سے ان کی ذرا سی لڑائی ہو- تو کہتے ہیں میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا بعد میں وہ اپنے کئے پر ہمیشہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں- اور کہتے ہیں اگر ہمیں پتہ ہوتا- کہ اس نے مر جانا" ہے تو ہم یہ الفاظ نہ کہتے- لیکن اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے- اسی لئے فرمایا (-) کہ انسان کا اندازہ جو اپنی ذات کے متعلق ہوتا ہے- اس میں بھی وہ بیسیوں غلطیاں کر جاتا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس کی کیا حالت ہے- وہ سمجھتا ہے- کہ میں بہادر ہوں لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ بہادر نہیں وہ سمجھتا ہے کہ میں رحیم وکریم ہوں- لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ رحیم وکریم نہیں- وہ سمجھتا ہے کہ میں بغیض اور غصیلہ ہوں لیکن ہم جانتے ہیں جب موقعہ آئے گا اس کا بغض جاتا رہے گا- اور اس کے غصے کا نشان بھی نہیں رہے گا- تو بیسیوں دفعہ انسان اپنی حقیقت سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے- لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے- کہ اس کی کیسی طبیعت ہے اور وہ اپنی آئندہ زندگی میں کیا کچھ کرنے والا ہے- ان حالات میں انسان کے لئے کامیابی کی حقیقی راہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھے اور خدائی فیصلوں کو دیکھے- جب الٰہی فیصلے کسی شخص کی تائید میں ہوں- تو اسے اپنی غلطی محسوس کرنی چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ میرا قدم غلط راستے پر ہے- یہ تو ہو نہیں سکتا- کہ اللہ تعالیٰ غلطی کر جائے- ہاں یہ ہو سکتا ہے اور سینکڑوں دفعہ ہوتا ہے- کہ انسان حقیقت کے سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے بلکہ دوسرے کی حقیقت کا تو کیا ذکر ہے اپنی حقیقت سمجھنے میں وہ غلطی کر جاتا ہے- اس صورت میں ایک مومن کے لئے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے اور اس کی فعلی شہادت پر غور کرنے کی عادت ڈالے اور اسی راہ کو اختیار کرے- جس راہ کی طرف اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اسے بلا رہی ہو- الفضل قادیان 20 جولائی 1944ء

اخلاق کا سب سے بڑا تقاضا تقویٰ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس بنیادی مضمون کو پیش نظر رکھو اور اخلاق کی درستی کو لوگوں کو کھینچنے کی نیت کے ساتھ وابستہ پھر بھی نہ کرو- یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ بہت ہی نازک اور اہم پہلو ہے اگر اس کو آپ نہیں سمجھیں گے تو آپ کے اخلاق کی درستی بے حقیقت اور بے معنی ہو جائے گی' اخلاق کی درستی اللہ کے تعلق سے ہے صرف- اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کا بد خلق سے کوئی تعلق نہیں ہے- کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے با اخلاق انسان نہ ہو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کو حضرت بانی سلسلہ نے ایک سو سال پہلے یعنی 1896ء میں اپنی کتاب "(-) اصول کی فلاسفی" میں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا' کوئی بھی شبہ باقی نہیں رہنے دیا- اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ تم بد خلق ہو اور خدا والے ہو' با اخلاق بننا لازم ہے- پہلے انسان با اخلاق بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو مراتب عطا کرتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا کرتا-

پس عہدہ جو ایک کوئی بھی عہدہ ہو اس عہدے کی حیثیت ہی کوئی نہیں اگر آپ با اخلاق نہیں ہیں- با اخلاق ہیں تو عہدے کے اوپر فائز ہونے کے اہل ہیں- اگر اہل نہیں ہیں اور فائز ہو گئے ہیں تو آپ کے اوپر ایک وبال بن جائے گا یہ' کیونکہ آپ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتے- پس اس پہلو سے تمام عالم کے احمدیوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ ان میں سے جس کو بھی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا جائے وہ اہل ثابت ہوں- ایک یا دو کی بحث نہ رہے کہ وہ ہوں گے تو نمائندگی ہوگی تمام احمدیت کا عالم' تمام جہان مجلس شوریٰ کی اہلیت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خدام سے اس طرح پر ہو جائے کہ جس کو بھی پکڑا جائے جس کو بھی دیکھا جائے وہ اہلیت والا ہو-

یہ جو مضمون ہے کہ اخلاق کے ساتھ اہلیت کا تعلق ہے اسی کے سمجھنے کے نتیجے میں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ہر شخص مشورہ دینے کی اہلیت نہیں رکھتا- جب اللہ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اہلیت کے سارے تقاضے پیش نظر رکھتا ہے' ان تقاضوں میں جو چند اخلاق کی باتیں میں نے کی ہیں صرف یہی نہیں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن میں سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیشہ خدا اس کے پیش نظر رہے' وہی مقصود ہو' اسی کو خوش کرنا اس کی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہو جائے- جب ایسا شخص ہو جو خدا کے تابع ہو' اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے تو اس کی عقل چمکتی ہے اس میں جلاء پیدا ہوتی ہے-

اور یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ کوئی شخص جو خدا تعالیٰ کی کامل ذات کے حوالے سے اپنے آپ کو جھکا کر اس کے تابع نہیں ہوتا اس کی عقل میں لازماً نقص رہ جاتا ہے کبھی وہ کوتاہ بین ہو جاتا ہے' وقتی تقاضوں کی خاطر اپنے دور کے مفادات کو قربان کر دیتا ہے کبھی وہ وقتی مفادات کی خاطر یا ملکی یا قومی' اپنے خاندانی مفادات کی خاطر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

ظاہری مذہب اور اس کے رہنما

ظاہری مذہب سے مراد "فقہ" سے متعلق یہ نظریہ ہے کہ شرعی احکام کی بنیاد صرف نصوص ہیں۔ اس کے لئے کسی قیاس، مصالح مرسلہ یا دوسرے ذرائع استنباط کی ضرورت نہیں۔ سارے مسائل زندگی نصوص سے حل ہو سکتے ہیں اور اگر کسی مسئلہ کے بارہ میں کوئی واضح نص نہ مل سکے تو پھر اس شرعی اصل سے کام لینا چاہئے کہ شرعاً ہر چیز مباح اور جائز ہے سوائے اس کے کہ نص نے اس سے منع کر دیا ہو۔ اس اصل کا شرعی نام استصحاب ہے..... استصحاب کے اصل کی بنیاد قرآن کریم کی جن آیات پر ہے ان میں سے دو یہ ہیں۔

(1) جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ (بقرہ-30)

(2) تمہارے لئے اس نے مقدر کیا ہے کہ وفات تک تم اس زمین میں رہو گے اور اس سے اپنا سامان زندگی حاصل کرو گے۔ (بقرہ 37)

اس نظریہ کے بانی داؤد بن علی الاصبہانی تھے۔ ان کے بعد اس مسلک کے سب سے بڑے حامی اور شارح ابن حزم الاندلسی ہیں جو پانچویں صدی کے فقیہ اور مجتہد تھے۔

حضرت امام داؤد بن علی الظاہری الاصبہانی

امام داؤد بن علی 202ھ میں اصبہان میں پیدا ہوئے۔ اصبہان فارس کا ایک مردم خیز اور مشہور شہر ہے۔ آپ نے امام شافعی کے شاگردوں سے تعلیم حاصل کی۔ پہلے شافعی المسلک تھے۔ پھر مستقل فقہی نظریہ کے بانی بنے جو بعد میں "ظاہری مذہب" کے نام سے مشہور ہوا اور اسی نسبت سے امام داؤد کو الظاہری کہا جاتا ہے۔

امام داؤد الظاہری بہت بڑے محدث تھے۔ ان کی فقہی کتب بھی احادیث کا مجموعہ لگتی ہیں۔ امام ابو داؤد بوجوہ خلق قرآن کے بھی قائل تھے۔ وہ کہا کرتے تھے (ان القرآن الذی بایدینا مخلوق) اس نظریہ کے اظہار کی وجہ سے ان کی مقبولیت کم ہو گئی۔ عام علماء اور عوام انہیں ناپسند کرنے لگے اور ان سے حدیث کا سماع ترک کر دیا۔

امام داؤد الظاہری نے بڑی کوشش کی کہ وہ امام احمد کے شاگرد بنیں اور ان سے حدیث پڑھیں لیکن خلق قرآن کے اس عقیدہ کی وجہ سے امام احمد ان کو اپنا شاگرد بنانے پر راضی نہ ہوئے اور انہیں اپنے درس میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔

امام داؤد بڑے قوی الحافظہ فصیح اللسان اور بڑی جرات والے بزرگ تھے۔ دل کی بات کہنے میں کسی سے نہ ڈرتے۔ ہر مشکل اور مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے۔ عبادت اور قناعت آپ کا امتیازی وصف تھا۔ 270ھ میں وفات پائی۔

آپ کی کتب جو احادیث اور آثار سے پر ہیں ایک زمانہ میں بڑی مقبول ہوئیں۔ آپ کے بیٹے ابوبکر محمد بن داؤد خود بڑے محدث تھے اور اپنے والد کے مسلک کے فروغ اور اس کی اشاعت میں دن رات مصروف رہتے تھے۔ آپ کے دوسرے شاگرد بھی بڑے لائق اور مخلص تھے، وہ بھی ظاہری مسلک کی اشاعت کا باعث بنے اور ایک زمانہ ایسا آیا کہ مشرق میں داؤد ظاہری کا مسلک حنفی، مالکی اور شافعی کے ساتھ چوتھا فقہی مذہب شمار ہونے لگا۔ لیکن پانچویں صدی میں وہ حنبلی علماء کے مقابلہ میں شکست کھا گیا، امام احمد کے پیرو غالب آگئے اور چوتھا فقہی مذہب حنبلی تسلیم کر لیا گیا۔

اس زمانہ میں جبکہ مشرق میں ظاہری مذہب مٹ رہا تھا اندلس میں اس کے فروغ کے لئے امام ابن حزم انتھک کوشش کر رہے تھے اور اس کی تائید میں زبردست لٹریچر تیار کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ ظاہری مذہب کو اگرچہ کہیں بھی عددی اکثریت و اہمیت حاصل نہ ہو سکی لیکن اس کی علمی اہمیت اور طاقت کو سب نے تسلیم کیا اور اس کا سہرا امام ابن حزم کے سر ہے جنہوں نے اس مسلک کی تبیین اور توضیح کے لئے زبردست علمی لٹریچر مہیا کیا اور آپ کی کتابیں آج بھی حق پسند علماء کی طرف سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں اور جہاں تک فقہی نصوص کا تعلق ہے امام ابن حزم کی تحریرات کا کوئی جواب نہیں۔

حضرت امام ابن حزم الظاہری

امام علی بن احمد بن سعید بن حزم 384ھ میں قرطبہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ فارسی الاصل تھے۔ لائق بیٹے نے حصول علم کے لئے خوب محنت کی، ذہن بھی بڑا رسا پایا تھا۔ سب سے پہلے گھر کی خادماؤں سے قرآن کریم حفظ کیا اور ان سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور انہیں کی نگرانی میں پلے بڑھے۔ اس کے بعد علامہ ابو الحسن بن علی الفاسی سے پڑھنا شروع کیا۔ ابو الحسن بڑے پرہیزگار عالم باعمل اور ماہر تعلیم بزرگ تھے، ابن حزم ان کی تعلیم و تربیت سے بہت متاثر ہوئے۔ پرہیزگاری اور قناعت کا سبق انہی سے سیکھا اور ان کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ ابو الحسن کے علاوہ اندلس کے دوسرے سربر آوردہ علماء سے بھی پڑھا اور بہت جلد ماہر علوم اور یگانہ روزگار بن گئے۔

چونکہ ابن حزم کا خاندان اور امویوں کے اقتدار میں حصہ دار تھا اس لئے سیاسی خلفشار اور اقتدار جلد جلد بدلنے کی وجہ سے آپ کے خاندان کو بھی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا اور اس سے ابن حزم کا متاثر ہونا بھی لازمی تھا، آپ اور آپ کا خاندان امویوں کے عروج پر زوال میں برابر کے شریک رہے اور پرانے آبائی تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھا۔ اگر اقتدار میں حصہ دار رہے تو زوال اور بدحالی میں بھی ساتھ نہ چھوڑا اور نہ اپنی وفاداری پر کبھی کوئی حرف آنے دیا۔

دوسری طرف مالکی علماء امام ابن حزم کے سخت خلاف تھے، انہوں نے آپ کو کہیں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اگرچہ امام ابن حزم بڑے جری اور کسی سے دبنے والے نہیں تھے اور برابر کا جواب دیتے تھے لیکن عددی اکثریت کی وجہ سے مالکی علماء ہی کی مانی جاتی تھی اور آپ کے حامی اموی برسراقتدار بھی نہیں رہے تھے۔ اس لئے مالکی علماء کے اکسانے پر اندلس کے امیر نے آپ کو بہت تنگ کیا، آپ کی کتابوں کو جلا دیا اور صرف وہی بچیں جو ان کے شاگردوں کے پاس ملک کے مختلف حصوں میں محفوظ تھیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ شہر کی رہائش چھوڑ دیں چنانچہ وہ اپنے پیدائشی گاؤں جہاں ان کی زرعی زمین تھی چلے گئے لیکن علم کے پیاسے نوجوان طلبہ وہاں بھی پہنچے اور آپ کے علمی فیضان کو روکا نہ جا سکا۔

امام ابن حزم کی آراء، ان کے شاگرد اور ان کی کتب

امام ابن حزم کا مزاج عقلی بھی تھا اور نقلی بھی۔ اسی وجہ سے آپ نے اس زمانہ کے ہر مروجہ علم کو پڑھا اور ہر موضوع پر لکھا۔ آپ کا موقف تھا کہ دنیوی علوم میں عقل کا دخل ہے اور اس کو انہی علوم تک محدود رکھنا چاہئے۔ مذہب و دین کا معاملہ وحی و دین کے الہام سے ہے اس لئے دین کے بارہ میں صرف نقل قابل اعتماد ہے۔ قرآن و حدیث میں جو کچھ آیا ہے اسے من و عن بغیر کسی تاویل کے ماننا چاہئے۔ اس میں عقل کے پیچھے چلو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دے گی۔ پس نقل (یعنی وحی الہام) کو معقولۃ المعنے قرار دینا اور احکام کی وجہ اور مصلحت تلاش کرنا بے معنے اور فضول بات ہے کیونکہ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اس نے یہ احکام کیوں نازل کئے اور یہ کس مصلحت پر مبنی ہیں حالانکہ وہ (فعال لما یرید ہے) وہ جیسا چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے حکم دیتا ہے، وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔ اسی نظریہ کے تحت امام ابن حزم قیاس یا مصالحہ مرسلہ کو بطور شرعی اصول کے تسلیم نہیں کرتے تھے اور نص کو اس کے مورد تک ہی محدود رکھتے تھے مثلاً

حدیث میں آیا ہے کہ انسان اگر کھڑے پانی میں پیشاب کر دے جبکہ پانی زیادہ نہ ہو تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ یہ بات انسانی پیشاب تک ہی محدود ہو گی کسی اور جانور حتیٰ کہ کتے اور سور کے پیشاب سے بھی پانی ناپاک نہ ہو گا اور اگر کہا جائے کہ پیشاب اور سور یعنی جھوٹا تو جانور کے گوشت کے تابع ہے جن جانوروں کا گوشت حرام ہے ان کا پیشاب اور سور بھی نجس اور پلید ہو گا تو وہ جواب میں کہتے یہ ایک رائے ہے اور رائے کا دینیات میں کوئی دخل نہیں۔ اس قسم کے شذوذ کے باوجود امام ابن حزم کی کتب بڑی وسیع الاذیال ہیں اور ان کے اعلیٰ علمی پایہ کا تمام حق پرست علماء نے اعتراف کیا ہے اور انہیں مصادر اسلام کا بہترین مجموعہ قرار دیا ہے۔

آپ کی فقہی نظریات پر مشتمل کتب کا ایک نقص نمایاں ہے اور اس کا سب علماء نے نوٹس لیا ہے کہ آپ نے بعض ائمہ کے بارہ میں بڑی سخت زبان استعمال کی ہے جس کا کوئی سنجیدہ مزاج محقق روادار نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا کوئی جواز پیش کیا جا سکتا ہے۔ بعض محققین نے اس درشتی کی وجوہات کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس سخت کلامی کی ایک وجہ تو خود ابن حزم نے لکھی ہے کہ بچپن میں ان کو طحال (تلی) کی خرابی کا عارضہ لاحق ہوا جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ اپنے غصہ کو پی نہیں سکتے تھے۔ بڑے مشتعل المزاج، قلیل الصبر اور ضیق الخلق بن گئے تھے اور اپنے پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے۔ دوسرے بڑی سخت سیاسی مشکلات سے ان کو دوچار ہونا پڑا۔ بار بار سیاسی انقلابات سے گزرے جس کی وجہ سے ان کے مزاج میں تیزی آگئی تھی۔

تیسرے علماء وقت کی حد سے بڑھی ہوئی سراسر ضد پر مشتمل دشمنی تھی وہ بار بار آپ کی علمی مشکلات کا باعث بنتے۔ انہی کی شورش کی وجہ سے آپ کی علمی کتب جلائی گئیں، یہ تلخی ان کو اکساتی تھی کہ ان علماء کے بزرگوں کی ہتک کر کے ان کے دل کو جلائیں اور اپنے دل کو ٹھنڈا کریں۔

ابن حزم کے مندرجہ ذیل شاگردوں اور عقیدت مندوں نے آپ کے خیالات کو عام کیا اور ان کی کتب کو پھیلایا۔

علامہ محمد بن ابی نصر الحمیدی نے مشرقی علاقوں میں آپ کے خیالات کو پھیلایا۔ نیز الجمع بین الصحیحین کے نام سے بخاری اور مسلم کی احادیث کا بہترین مجموعہ تیار کیا جسے علماء نے بہت پسند کیا۔

آپ کے دوسرے مشہور شاگرد مجد الدین عمر ہیں جو ابن وحیہ کے نام سے مشہور ہیں اور بڑے پائے کے فقیہ اور محدث شمار ہوتے ہیں۔ آپ مشہور صوفی محی الدین ابن عربی کے ہم عصر تھے ابن عربی بھی عبادات میں ظاہری المذہب تھے اور اعتقادات اور الٰہیات میں باطنی النظر اور صوفی المشرب تھے۔

ابن وحیہ کے زمانہ میں اندلس کا اقتدار موحدین کے ہاتھ میں تھا جن کے ایک امیر یعقوب بن یوسف بن عبد المومن نے ظاہری مذہب قبول کر لیا تھا۔ اس کے زمانہ میں مالکیوں پر خاصی سختی ہوئی۔

امام ابن حزم نے دنیوی علوم کے بارہ میں جو کتب لکھیں ان میں عقلی استدلال سے خوب خوب اور بکثرت کام لیا ہے۔ ان کتب میں سے مندرجہ ذیل کافی مشہور ہیں۔

الفصل بین الآراء والاھواء والنحل۔ اس میں مختلف فرقوں کے نظریات اور ان کی آراء کو بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ اپنی طرف سے تنقید بھی کی ہے۔

کتاب الامامہ والسیاسہ کتاب اخلاق النفس۔ طوق الحمامہ تحلیل نفسی اور اخلاق سے متعلق بڑی عمدہ بحث پر مشتمل ہے۔

مداوۃ النفوس۔ نفوس کی بیماریوں اور ان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحاق صاحب

ایک جانثار داعی الی اللہ

محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ممتاز عالم دین اور نہایت ہی پرہیزگار انسان تھے اور تقویٰ کے لحاظ سے آپ ایک انتہائی قابل رشک مقام پر فائز تھے۔

آپ حضرت مصلح موعود کی تحریک پر اپنے خرچ پر دعوت الی اللہ کے لئے اپنے وطن سے باہر گھانا گئے جو اس وقت گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا۔ وہاں آپ نے اس محنت لگن اور شب و روز دعاؤں کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیا کہ گاؤں کے گاؤں بلامبالغہ احمدیت میں شامل ہو گئے تھے۔

جیسا کہ ہمارے موجودہ امام عالی مقام نے ایک بار بیان کیا آپ کی پیدائش معجزانہ اور خدائی بشارت کے مطابق ہوئی اور وہ اس طرح کہ آپ کی ولادت سے پہلے آپ کی نو ہمشیرگان یکے بعد دیگرے وفات پاتی رہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد محترم کو بذریعہ خواب مطلع فرمایا کہ اب آپ کے ہاں ایک ایسا لڑکا پیدا ہو گا جو زندہ رہے گا چنانچہ آپ کے والد محترم نے اس الٰہی بشارت سے اپنے سب دوستوں اور عزیزوں کو مطلع کر دیا جس کے بعد آپ پیدا ہوئے اور تقریباً 88 سال عمر پائی۔

آپ جب پہلی دفعہ وطن سے باہر تشریف لے گئے تو آپ کا نکاح ہو چکا تھا لیکن رخصتانہ ابھی نہ ہوا تھا۔ آپ کے گھانا پہنچنے کے تھوڑے عرصہ بعد جنگ عظیم ثانی کا آغاز ہو گیا اور پھر آپ کو مجبوراً وہاں کئی سال رکنا پڑا اور اس طرح آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ دونوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کئی سال اپنی شادی کے لئے صبر کرنا پڑا حتی کہ تقریباً دس سال بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو پھر آپ کی شادی ہوئی۔

میری آپ سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں سیرالیون جاتے ہوئے گھانا کی بندرگاہ پر رکا۔

ہم نے انہیں بذریعہ تار اپنی آمد سے مطلع کر دیا تھا اور آپ ہماری ملاقات کے لئے جماعت کے مرکز سالٹ پانڈ سے ٹاکوراڈی تشریف لائے۔ اس وقت آپ ابھی بالکل جوان تھے۔

سیرالیون پہنچنے کے تقریباً ساڑھے چار سال بعد میرا تبادلہ سیرالیون سے گھانا ہو گیا اور پھر مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک عابد شب زندہ دار شخص تھے اور نماز تہجد میں کبھی ناغہ نہ کرتے تھے۔

اس عبادت شب کا ایک واقعہ آپ نے مجھے یہ سنایا کہ آپ نے کہا مجھے جلوہ الٰہی کی شدید خواہش نے بے چین کر دیا اور میں نے اس کے لئے مسلسل دعائیں شروع کر دیں۔ فرمانے لگے پھر ایک روز ایسا ہوا کہ جب میں سربسجود ہو کر دیدار الٰہی کے لئے دعا کر رہا تھا تو باوجود اس کے کہ اس وقت میرے کمرہ میں کوئی روشنی نہ تھی لیکن اچانک وہاں اس قدر تیز روشنی نمودار ہوئی کہ میں خوفزدہ ہو کر کانپ اٹھا اور پھر کافی دیر کے بعد مجھے سکون نصیب ہوا۔

دعوت الی اللہ آپ کی روح کی غذا تھی اور اس کے لئے آپ بعض مخلصین جماعت کو ساتھ لے کر مسلسل دورے کیا کرتے تھے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فانٹی قوم کے علاقہ میں آپ کے ذریعہ بے شمار مخلص اور فدائی جماعتیں پیدا کر دیں جن کی کثرت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ میں ساحلی علاقہ کی جس Region میں متعین تھا وہاں سے جب میں دورہ پر نکلتا تو بلامبالغہ بعض اوقات پورا ایک مہینہ گزر جاتا تھا لیکن یہ جماعتیں ابھی ختم نہ ہوتی تھیں۔

دعوت الی اللہ کے علاوہ آپ نے دو اور کام وہاں ایسے کئے ہیں کہ جن سے وہاں احمدیت کو بے حد تقویت اور استحکام حاصل ہوا۔ ان میں سے ایک تو وہاں پرائمری سکولوں کا قیام ہے جو بلامبالغہ آپ کے عرصہ امارت میں وہاں ایک سو [illegible] ہو گئے تھے اور پھر آپ ہی کے عرصہ امارت میں وہاں ہماری جماعت کے بعض نامور احمدیہ سیکنڈری سکول بھی بن گئے۔ ان سب سکولوں کے آپ مینیجر تھے اس لئے ان کی نگرانی بھی آپ ہی کیا کرتے تھے جس کے لئے آپ کو وقتاً فوقتاً ان سکولوں کا معائنہ بھی کرنا ہوتا تھا۔

آپ کا دوسرا کارنامہ وہاں مقامی مخلصین کی تیاری تھا۔ آپ نے متعدد افریقن احمدی نوجوانوں کو وہاں دعوت الی اللہ کی باقاعدہ ٹریننگ دی اور پھر انہیں اس ملک کے مختلف علاقوں میں بطور معلم متعین کر دیا۔ اسی غرض کے لئے آپ نے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے گھانا کے بعض نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی بھجوایا جن میں سے کئی کامیاب ہو کر اب اپنے ملک میں بہترین داعی الی اللہ بن کر خدمت دین حق کر رہے ہیں گھانا کے موجودہ امیر جماعت جناب عبدالوہاب صاحب اور مکرم حافظ جبرائیل سعید صاحب دونوں کو آپ ہی نے ربوہ بھجوایا تھا ان دونوں ہونہاروں کو پڑھانے کا خاکسار کو بھی شرف ہے ان دونوں ممتاز خادمان دین کے علاوہ اور بھی کئی نوجوانوں کو آپ نے ربوہ بھجوایا جو کامیاب ہو کر واپس اپنے ملک گئے اور داعی الی اللہ بن کر جماعت گھانا کی خدمت کر رہے ہیں۔

گھانا سے واپسی پر ایک مرتبہ آپ کو حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اپنے عرصہ قیام میں دعوت الی اللہ کے ضمن میں ایک بہترین عربی کتاب بھی تصنیف کی جس کا نام ہے ظہور المہدی والمسیح۔

"کتاب صداقت احمدیت کے نہایت عمدہ اور دقیع دلائل پر مشتمل ہے اور وکالت تبشیر اسے اپنی طرف سے متعدد بار شائع کر چکی ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو یہ غیر معمولی سعادت بھی حاصل ہے کہ شروع شروع میں سالہا سال تک آپ جماعت سے ایک پیسہ لئے بغیر اپنے خرچ پر جماعت کی خدمت بجا لاتے رہے۔ کئی سالوں کے بعد پھر جماعت نے ازخود ان کو الاؤنس دینا شروع کیا جس کا مطالبہ انہوں نے خود نہیں کیا تھا۔

جماعت کے پیسہ کی حفاظت آپ اس طرح کرتے تھے کہ مطلقاً ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہونے دیتے۔ جماعتی حساب کتاب کی آپ پوری توجہ سے نگرانی کرتے اور کبھی کوئی گڑبڑ نہ ہونے دی۔

آپ کا طرز زندگی بے حد سادہ تھا۔ کپڑے اگرچہ سادہ ہوتے تھے لیکن ہمیشہ صاف ستھرے ہوتے تھے۔ خوراک میں بھی انتہائی کفایت شعار تھے حتی کہ آپ چائے بھی نہ پیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، آپ کے درجات کو بلند کرے اور انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

★......★......★......★

ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ

روزنامہ جنگ کے 28 مئی 1998ء کے شمارے میں ماہر الٹرا ساؤنڈ ڈاکٹر صفدر ملک نے الٹرا ساؤنڈ مشین کے متعلق بہت سے دلچسپ اور مفید مشورے دیئے ہیں۔ ہم روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ اس کا خلاصہ اپنے لفظوں میں قارئین کے استفادہ کے لئے شائع کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے انہوں نے یہ بتایا کہ ایکسرے کا بے جا استعمال کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ عورتوں کے لئے بھی ایکسرے مشین انتہائی خطرناک ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایکسرے کی شعاعیں نہ صرف مرد بلکہ عورت کے حساس حصوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اور ایک خاص حد سے زیادہ اس کا استعمال ہمارے پورے جسم کو متاثر کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں الٹرا ساؤنڈ محفوظ طریقہ ہے اور اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

الٹرا ساؤنڈ کی ایجاد 1969ء میں ہوئی اور 1981ء میں پہلی مرتبہ پاکستان میں اس کا استعمال شروع ہوا۔ الٹرا ساؤنڈ بنیادی طور پر عورتوں کی ضروریات کے لئے ایجاد کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے گائنی اور حاملہ عورت کے پیٹ کے مسائل کا مناسب طور پر پتہ نہیں چلتا تھا کہ پیٹ میں بچے کی نشوونما کیسی ہو رہی ہے۔ پہلے تین ماہ میں الٹرا ساؤنڈ کرانے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے ڈیلوری ڈیٹ کا پتہ چل جاتا ہے جو اتنی درست ہوتی ہے کہ سوائے ایک دو دن کے فرق نہیں پڑتا۔ اس کے مقابلہ پر اگر ہم آخری مہینوں میں الٹرا ساؤنڈ کرائیں تو ایسی صورت میں ڈیلوری ڈیٹ کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اور غلطی کے امکانات 3 یا 4 ہفتہ ہو سکتے ہیں۔

الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے بچوں کی تعداد کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کے جگر کے متعلق بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جگر صحیح کام کر رہا ہے یا نہیں۔ اور مریض کو اگر یرقان ہے تو کس قسم کا یرقان لاحق ہے۔

پیٹ میں گیس ہونے کو بعض لوگ معدے کا مسئلہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا تعلق جگر اور پتے سے بھی ہو سکتا ہے۔

پتے کی 95 فیصد بیماریوں کی تشخیص الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

پاکستان میں ہر تیسرا آدمی انتڑیوں کی انفیکشن کا مریض ہے۔ جس کی وجہ بازاری کھانے اور پینے کا گندہ پانی ہے۔ کچھ دیر بعد اکثر یہ انفیکشن جگر میں چلی جاتی ہے۔ اور انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ آج سے پندرہ سال پہلے اس مرض کا علاج اپریشن ہوتا تھا۔ لیکن اب الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے دیکھ کر علاج آسان ہو جاتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

واقفین نو کی تربیت میں والدین دل کی حسرتیں پوری کریں اور تقویٰ سے سجا کر خدا کے حضور پیش کریں

○ "قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کیے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں"۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 10.2.89)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

طارق محمود سندھو

آؤ وادئ کاغان چلیں

گرمیوں کے موسم میں لو کے تھپیڑے وادی کاغان کی یاد دلاتے ہیں۔ جب سارا ملک آگ کی طرح دھک رہا ہوتا ہے یہ حسین وادی موسم سرما کی منظر کشی کر رہی ہوتی ہے۔ اس وادی میں درجہ حرارت کی کمی ہی نہیں بلکہ قدرت کے حسین نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہ تقریباً 160 کلو میٹر لمبی دلفریب مناظر سے بھری وادی ہے جس کے آس پاس ہمالیہ کی برف پوش چوٹیاں، خوبصورت جھیلیں، گنگناتی آبشاریں اور گلیشیئرز وادی کے حسن کو دوبالا کرتے نظر آتے ہیں۔ اور یہ اس شخص کے لئے کیا ہی خوبصورت تجربہ ہوگا جو چند دن وادی کاغان میں گزارے۔

محل وقوع محل وقوع کے لحاظ سے وادی کاغان دیگر خوبصورت وادیوں کے درمیان میں پائی جاتی ہے۔ وادی کے مغرب کی جانب وادی سوات ہے۔ شمال کی جانب وادی گلگت اور مشرق کی جانب وادی کشمیر ہے۔ کاغان میں پہاڑی چوٹیاں بارہ ہزار فٹ سے لے کر 18000 فٹ تک ہیں اور مشہور دریا دریائے کنہار وادی کاغان سے گزرتا ہوا کشمیر کی وادی میں داخل ہو جاتا ہے جہاں یہ دریائے جہلم کا حصہ بن جاتا ہے۔ وادی کا گیٹ وے (Gate Way) بالاکوٹ ہے یہ خوبصورت شہر دریائے کنہار کے کنارے آباد ہے اور وادی کا آخری مقام گتی داس ہے جس سے آگے بابو سر کے مقام پر وادی بند ہو جاتی ہے۔ بابو سر دراصل چودہ ہزار فٹ بلند درہ ہے جس کے راستے وادی کاغان سے گلگت کی طرف جایا جا سکتا ہے۔ گتی داس کے قریب جھیل لولوسر (Lulusar) تقریباً 11000 فٹ بلند ہے اس کا پانی دریائے کنہار کی طاقت کو دگنا کر دیتا ہے۔ یہاں سے دریا وادی کے تمام مقامات سے گزرتا ہوا کشمیر میں دریائے جہلم میں شامل ہو جاتا ہے۔

وادی کے 160 کلو میٹرز کو آسانی کے لئے آٹھ مقامات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یعنی بالاکوٹ، کیوائی، مہانڈری، کاغان، ناران، بٹاکنڈی، بوراوی، اور گتی داس، جبکہ انتہائی خوبصورت مقامات شوگران، جھیل سیف الملوک اور لالہ زار وادی کے اطراف میں واقع ہیں۔

بالاکوٹ ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہاں پر مشہور روایات کے مطابق دو مسلمان مجاہدین سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کے مزار ہیں۔ جنہوں نے اٹھارہویں صدی میں سکھوں کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ بالاکوٹ کا درجہ حرارت گرمیوں میں نارمل یا معتدل ہے۔ سردیوں میں کبھی کبھار برف باری بھی ہو جاتی ہے۔ وادی کاغان کی سیاحت کے لئے آنے والے کم از کم ایک دن بالاکوٹ میں قیام ضرور کرتے ہیں۔

کیوائی اور شوگران کیوائی بالاکوٹ سے تقریباً 23 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک بلند مقام ہے اور بالاکوٹ کی نسبت کافی سرد ہے۔ کھانے پینے اور رہائش کے لئے ایک دو ہوٹل موجود ہیں۔ اس سرسبز و شاداب مقام کی بلندی تقریباً چار ہزار چھ سو فٹ کے قریب ہے۔ یہاں دریائے کنہار بہت گہرائی میں ایک نالے کی طرح نظر آتا ہے۔ یہاں سے ایک خوبصورت اور بل کھاتی ہوئی سڑک گھنے جنگل سے گزرتی ہوئی شوگران کی طرف جاتی ہے۔ شوگران کیوائی سے بہت بلند ہے۔ کار یا جیپ کیوائی سے آدھے گھنٹے میں شوگران پہنچ جاتی ہے اس کی بلندی تقریباً سات ہزار آٹھ سو فٹ کے قریب ہے اور کیوائی سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر اصل سڑک سے ہٹ کر واقع ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت کافی کم ہے۔ سردیوں میں کیوائی اور شوگران برف کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور موسم گرما میں بھی سویٹر وغیرہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہ انتہائی سرسبز و شاداب میدان ہے جس کے چاروں طرف گھنے جنگل میں کچھ جنگلی جانور بھی پائے جاتے ہیں شوگران میں ریسٹ ہاؤس کے علاوہ اعلیٰ درجے اور درمیانے درجے کے ہوٹل موجود ہیں۔ ٹیلی فون کی سہولت شوگران اور کیوائی دونوں جگہوں پر ہے۔

مہانڈری کیوائی سے تقریباً 23 کلو میٹر دور اصل سڑک پر تقریباً 5000 فٹ بلند مقام مہانڈری ہے۔ یہاں کا موسم کیوائی جیسا ہی ہے لیکن دریائے کنہار نزدیک نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیوائی اور مہانڈری کے درمیان دو خوبصورت گاؤں پارس اور جرید ہیں اس کے علاوہ دریا کے دونوں جانب مقامی لوگوں کی آبادیاں موجود ہیں۔ کیوائی سے ناران تک راستے میں دریا پر بے شمار لکڑی کے پل دریا کی دونوں اطراف کو آپس میں ملاتے نظر آتے ہیں۔ ٹورسٹ مختلف جگہوں پر رک کر فوٹوگرافی کرتے ہیں اور فطرتی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کاغان بالاکوٹ سے 61 کلو میٹر کے فاصلے پر تقریباً چھ ہزار سات سو فٹ بلند قصبہ کاغان ہے یہ اب تک آنے والے تمام مقامات سے نہ صرف بہتر ہے بلکہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے بھی کچھ بڑا ہے۔ کاغان میں دریائے کنہار بالکل قریب ہے اور ٹورسٹ کچھ دیر رک کر دریا کا نظارہ کرتے ہیں۔ اس قصبے میں چند ایک ہوٹل موجود ہیں لیکن لوگوں کی توجہ کا مرکز کاغان نہیں بلکہ ناران ہے اس لئے یہاں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد ناران کی جانب چل پڑتے ہیں۔

ناران پوری وادی کاغان کا خوبصورت ترین مقام ہے یہاں مقامی آبادی کی نسبت ہوٹل بکثرت پائے جاتے ہیں جو دوسرے علاقے کے لوگوں نے یہاں بنائے ہیں۔ مقامی لوگ غریب اور غیرت مند ہیں اور ٹورسٹ کے ساتھ ان کا رویہ بہت بہتر ہے۔ دراصل سیر و تفریح کا اصل مرکز ناران ہے ٹورسٹ عام طور پر تین یا چار دن قیام ضرور کرتے ہیں۔ یہ بالاکوٹ سے تقریباً 83 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس کی بلندی سات ہزار آٹھ سو فٹ ہے یہ انتہائی سرد اور خوبصورت جگہ ہے۔ یہاں سویٹر اور جرسی کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور اگر بارش ہو جائے تو سردی انتہا کو پہنچ جاتی ہے خصوصاً رات کے وقت ناران میں گھومنا سردی کی بدولت بہت دشوار ہے۔ موسم سرما میں شدید برف باری کی بدولت مقامی لوگ بھی دوسرے مقامات کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔ کاغان سے ناران پہنچتے وقت گاڑیوں کو بڑے بڑے گلیشیئرز سے گزرنا پڑتا ہے۔ سڑک پختہ نہیں ہے کیونکہ برف باری، بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتی ہے۔ ناران میں سڑک کے دونوں جانب وادی بہت کشادہ ہو جاتی ہے دریائے کنہار وادی کے میدانوں کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کھلی وادی میں چاروں طرف گلیشیئرز موجود ہیں، لوگ پیدل چل کر ان گلیشیئرز تک پہنچتے ہیں اور برف سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہاں اعلیٰ درجے کے ہوٹل سے لے کر نچلے درجے تک کے ہوٹل مل جاتے ہیں۔ ناران کی مشہور سوغات ٹراؤٹ مچھلی ہے۔ چیڑ کی لکڑی پر بھنی ہوئی ٹراؤٹ پورے پاکستان میں مشہور ہے۔

سیف الملوک وادی کا ایک ایسا مقام ہے جسے لوگ دور دور سے دیکھنے آتے ہیں اور جس کا ذکر کتابوں، رسالوں اور اخبارات میں ملتا ہے۔ یہ جھیل ناران سے انتہائی دشوار گزار چند کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس کی بلندی تقریباً گیارہ 11000 ہزار فٹ ہے انتہائی سرد اور برف سے ڈھکی ہوئی جھیل ہے۔ یہاں صرف پہاڑی جیپ کے ذریعے ہی جایا جا سکتا ہے۔ اور بعض اوقات کچھ فاصلہ پیدل یا خچروں اور گھوڑوں پر طے کرنا پڑتا ہے۔ اگست اور ستمبر میں برف کچھ کم ہو جاتی ہے اور نیلگوں جھیل کسی پرستان سے کم نہیں لگتی۔ یہاں کے کچھ مقامی لوگ چند روپوں کے عوض شہزادہ سیف الملوک اور پریوں کی داستانیں بڑے دلفریب انداز میں سناتے ہیں۔ جھیل پر ایک دو ہوٹل ٹائپ جگہیں ہیں جہاں سے کھانے پینے کی اشیاء مل جاتی ہیں۔ جھیل سیف الملوک کے ایک جانب ایک خوبصورت چوٹی ہے جسے ملکہ پربت کہتے ہیں۔ بعض مہم جو اسے سر کر چکے ہیں اور بعض سر کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اس کی بلندی تقریباً 17 ہزار فٹ کے قریب ہے۔ جھیل پر جاتے وقت ایک بہت بڑے گلیشیئر سے واسطہ پڑتا ہے اور اکثر لوگ جیپوں سے اتر کر اسے پیدل عبور کرتے ہیں۔ اس گلیشیئر پر بعض دوکانداروں نے سٹال لگائے ہوئے ہیں یہاں بوتلیں اور جوس پیک برف کے اندر دھنسائے ہوئے ہوتے ہیں اور گلیشیئر کو فریزر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی سٹالز پر کیمرہ کی فلمیں اور برف پر چلنے کے لئے چھڑیاں بھی مل جاتی ہیں۔

لالہ زار وادی کا ایک اور اہم مقام لالہ زار ہے۔ لالہ زار ایک بلند اور سرسبز میدان ہے جس کی شوگران سے کچھ مشابہت ضرور ہے لیکن لالہ زار، شوگران کی نسبت بہت وسیع اور زیادہ سرد ہے۔ چاروں طرف جنگل موجود ہے اگر ایک طرف گہرائی میں دیکھا جائے تو دریائے کنہار ایک نالے کی طرح بہتا ہوا نظر آتا ہے یہ بھی ایک بہت بلند مقام ہے جس کی منفرد خوبصورتی یہاں کے پھول اور خوشبو ہے کچھ جھونپڑی نما ہوٹل موجود ہیں جن میں بیٹھ کر سرد موسم میں چائے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے بعض ٹورسٹ یہاں خیمے لگا کر کچھ دن قیام کرتے ہیں اور بعض صبح جا کر شام کو ناران واپس آ جاتے ہیں۔

اس سے اگلے مقامات یعنی بوراوی، گتی داس اور بابو سر پاس تک پہنچنا عام لوگوں کے لئے مشکل ہے کیونکہ راستہ کٹھن اور دشوار ہے لیکن بعض ٹریکر ناران سے پیدل کچھ دنوں میں بابو سر تک چلے جاتے ہیں جہاں سے وہ وادی گلگت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

وادی کاغان میں بہت سے جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جو کہ انسانی آبادی سے کچھ فاصلے پر ہیں۔ ان میں کالا ریچھ، چیتا (Leopard) چکور، کشمیری ہرن (Kashmir stag) نافے والا ہرن (Musk deer) زیادہ مشہور ہیں لیکن اگر زیادہ بلندی پر چلے جائیں جہاں درخت نہیں بلکہ سارا سال برف رہتی ہے وہاں برفانی چیتا اور بھورا ریچھ پائے جاتے ہیں۔ صرف وادی کاغان ہی نہیں بلکہ اس سے ملحقہ تمام وادیوں میں بھی جنگلی حیات بھری ہوئی ہے۔ وادی کاغان کی سیر کے لئے مئی سے ستمبر تک بہترین موسم ہے اس موسم میں درجہ حرارت 15 سے 20 ڈگری سنٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

عورتوں اور مردوں کے بانجھ پن کا علاج بھی الٹراساؤنڈ سے کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ الٹراساؤنڈ کے ذریعے 45 فیصد بیماری کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

نئے پیدا ہونے والے بچے جو گردن توڑ بخار کی وجہ سے وفات پا جاتے ہیں۔ ان کے لئے بھی الٹرا ساؤنڈ کار آمد ہے۔ اس کے ذریعے ہم ان کے دماغ کے مختلف حصوں اور ان میں پائی جانے والی بیماریوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر ملک صاحب نے آخر میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ الٹرا ساؤنڈ کے صحیح استعمال کے لئے باقاعدہ ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں چند ہزار روپے دے کر ٹریننگ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جاتا ہے جس سے مریضوں کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمنان صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ کو 98-6-22 کو پشاور میں واپڈا کی ڈیوٹی کے دوران بجلی کے پول سے گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئیں اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دانتوں وغیرہ کو بھی نقصان پہنچا۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم عطاء الرب صاحب کو مورخہ 98-5-27 کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے لڑکے کا نام عطاء الوہاب عطا کیا ہے۔ بچہ مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کا پڑنواسہ ہے۔ اور مکرم عبیداللہ گوندل صاحب کراچی اور عزیزہ نصیرہ گوندل صاحبہ صدر لجنہ عزیز آباد کراچی کا پوتا ہے۔ بچہ کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم انور علی راہی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد باندھی ضلع نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-6-12 کو لڑکا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کا نواسہ ہے۔ لڑکے کا نام آکاش احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت لڑکے کی صحت عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا قمر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کو 98-5-28 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جسکا نام نجم الثاقب تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مرزا جمیل احمد صاب آف گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم محمد منظور احمد ایاز صاحب لاہور کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' خادم دین اور سعادت مند بنائے۔

نکاح

○ محترم میر نور احمد صاحب تالپور امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد شہر و ضلع کی بیٹی محترمہ شہلا تالپور صاحبہ کا نکاح مکرم محمد نعمان صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد کے ساتھ مورخہ 98-6-19 کو مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الظفر میں پڑھا۔

عزیزہ محترمہ شہلا تالپور صاحبہ مکرم ظفر الحق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اٹک کی نواسی اور میر مرید احمد تالپور صاحب کی پوتی ہیں۔ مکرم محمد نعمان صاحب حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ آف مانگٹ اونچے کے پڑپوتے اور حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی کے پڑنواسے ہیں۔

عزیزہ شہلا تالپور صاحبہ اور عزیز محمد نعمان صاحب دونوں الیکٹرانک انجینئر ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

○ محترمہ عزیزہ آصفہ ابڑو صاحبہ بنت مکرم علی اصغر صاحب ابڑو کا نکاح مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ابڑو صدر حلقہ حیدر آباد شہر کے ساتھ مکرم ندیم احمد ناز صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 98-6-19 کو -/5000 روپے حق مہر پڑھا احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

RHODES سکالرشپ

○ RHODES ٹرسٹ نے پاکستانی طلبہ جن کی عمر 19 سے 25 سال کے درمیان ہو کیلئے آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ میں تعلیم کیلئے سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز (بشمول میڈیسن و انجینئرنگ وغیرہ) ہونا لازمی ہے۔ درخواست فارم وغیرہ دفتر P.O.Box 2939 سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- جولائی 98ء ہے۔

اعلان

○ وہ طلبہ جنہوں نے .F.Sc اور .B.Sc کے امتحان دیئے ہوئے ہیں اور رزلٹ کے بعد کسی پیشہ ور حکومتی ادارہ میں جانے کے خواہش مند ہیں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ داخلہ کے وقت ڈومیسائل کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے فوری طور پر ان رخصتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلد از جلد ڈومیسائل بنوالیا جائے تو بہتر ہوگا تاکہ بعد کی مشکلات سے بچا جا سکے۔ ڈومیسائل بنواتے وقت میٹرک کی سند (فوٹو کاپی) ساتھ لف کرنی پڑتی ہے۔

(نظارت تعلیم)

برائے توجہ مجالس لجنہ

○ کچھ مجالس غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہیں کہ امسال ماہوار کارگزاری پر نمبر ملنے کی وجہ سے سالانہ رپورٹ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان تمام مجالس لجنہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹس ضرور بھجوائیں۔ صرف ماہوار رپورٹ بھجوانے والی مجلس نتیجہ میں شامل نہیں ہوگی حسب سابق رپورٹ کی دو کاپیاں بھجوانی ضروری ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم جمیل احمد خان صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالواحد خان صاحب)

مکرم جمیل احمد خان صاحب وغیرہ ورثاء مکرم عبدالواحد خان صاحب پٹیالوی ساکن مکان نمبر 57 گلی نمبر 92' 37- نسبت روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کے قطعات نمبر 32/17 واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلے اور 36/15 واقع محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلے ان کے ورثاء کے درمیان بحصص شرعی تقسیم کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ امۃ الرشید ریحانہ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم عبدالرؤف خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم عبداللطیف خان صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم جمل احمد خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلیویژن کے پروگرام

جمعرات 2- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
1-00 رات- المائدہ
1-25 رات- ایم ٹی اے لائف سٹائل- پیرہن
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات- ترکی زبان سیکھئے
3-35 رات- ایم- ٹی- اے ورائٹی- آرٹ کی ایک نمائش
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-10 صبح لقاء مع العرب
6-45 صبح- اردو کلاس
7-50 صبح- ترکش زبان سیکھئے
8-20 صبح ایم ٹی اے ورائٹی- مسعود احمد خان دہلوی صاحب
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس
10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
11-00 دوپہر سندھی پروگرام خطبہ جمعہ
12-00 دوپہر- ایم ٹی اے لائف سٹائل- پیرہن
12-35 دوپہر- لقاء مع العرب
1-35 دوپہر- اردو کلاس
2-40 دوپہر- کوئز تاریخ احمدیت
3-20 دوپہر- درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-30 سہ پہر ڈچ زبان سیکھئے-
7-10 رات ہومیو پیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

ایٹمی تجربات کی کہانی

○ 16- جولائی 1945ء سے 11- مئی 1998ء تک دنیا بھر میں کل 12052 ایٹمی تجربات کئے جا چکے ہیں۔ 16- جولائی کو امریکہ نے نیو میکسیکو کے صحرا میں دنیا کا سب سے پہلا ایٹمی تجربہ کیا تھا اس کے بعد روس' امریکہ' فرانس' برطانیہ اور چین نے بیشتر ایٹمی تجربات کئے اور وہ سلامتی کونسل کے مستقل رکن بن گئے اور قواعد کے مطابق انہی ممالک کو ایٹمی قوت تسلیم کیا جاتا ہے جنہوں نے اعلانیہ ایٹمی دھماکے کئے اب تک سب سے زیادہ یعنی 1032 دھماکے امریکہ نے کئے۔ روس 715 ایٹمی دھماکوں کے بعد دوسرے نمبر پر فرانس 210 دھماکوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر' برطانیہ 45 اور چین 44 دھماکوں کے ساتھ بالترتیب چوتھے اور پانچویں نمبر پر جبکہ بھارت 5 ایٹمی دھماکے کر کے چھٹے نمبر پر ہے۔ پاکستان نے پانچ ایٹمی دھماکے کئے ہیں جبکہ بھارت کے دو دھماکوں کو مشکوک قرار دیا جا رہا ہے بھارت نے 5 دھماکے 45 کلوٹن ٹی این ٹی کے کئے ہیں۔

(روزنامہ "اوصاف" 26- مئی 1998ء)

ملاقات کے اوقات

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار موسم گرما میں
5-00 بجے شام تا 7-00 بجے شام ہیں
ملاقاتیوں سے گذارش ہے کہ وقت کی پابندی کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کے علاج کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اخلاق کی فلسفیانہ توجیہ پیش کی گئی ہے۔ بحث کی بنیاد استقراء اور تتبع پر رکھی ہے اور ساتھ ساتھ فلاسفہ یونان کے نظریات کو بھی پیش کرتے گئے ہیں۔

نقلیات یعنی فقہی نصوص و مذاہب سے متعلق آپ کی مشہور کتابوں میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

الاحکام فی اصول الاحکام۔ اس میں مذاہب فقہیہ کے اصول کو زیر بحث لایا گیا ہے اور موازنہ پیش کر کے مسلک ظاہری کی تائید کی گئی ہے۔

النبذ اسی کتاب کا خلاصہ ہے۔

المحلی۔ یہ دراصل فقہ اسلامی کا دائرۃ المعارف اور انسائیکلوپیڈیا ہے جسے بجا طور پر دیوان الفقہ کا نام دیا گیا ہے اس میں احکام سے متعلق تمام احادیث درج کر کے ساتھ ساتھ جملہ مذاہب فقہیہ کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ بڑی عظیم الفائدہ کتاب ہے۔

امام ابن حزم کی وفات اندلس کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو بلبہ کے قریب تھا 456ھ میں ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی پیدائش 383ھ میں ہوئی اور وفات 457ھ میں۔ اس لحاظ سے آپ کی عمر 74 سال کے قریب بنتی ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 19- جون 97ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ملکی خبریں

لائن آف کنٹرول کے کئی مقامات پر بھارتی فوج کی بلا اشتعال فائرنگ کے بعد پاکستانی فوج نے جوابی کارروائی کر کے دو درجن بھارتی فوجی ہلاک اور 50 مورچے تباہ کر دیئے ہیں۔ کنٹرول لائن پر صورت حال مزید کشیدہ ہو گئی ہے۔ فریقین بھاری توپ خانہ استعمال کر رہے ہیں۔ مبصرین کے نزدیک حادثاتی طور پر جنگ چھڑ سکتی ہے۔ سرحدی علاقوں میں خوف کا سماں ہے۔ بھارتی فوج کی گولہ باری سے پورے علاقے میں دھواں اور بدبودار گیس پھیل گئی ہے وادی نیلم کا دوسرے علاقوں سے رابطہ کٹ گیا ہے۔ اکھنور سیکٹر میں 11۔ پاکستانی شہید ہو گئے ہیں۔ بڈالہ سیکٹر میں دو کشمیری بھی شہید ہو گئے ہیں۔ لداخ میں بھارتی فوج نے ایک مسجد بھی شہید کر دی ہے فائرنگ میں پہل بھارت نے کی۔

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر بھارتی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے صورت حال بے حد سنگین ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ جنوبی ایشیا میں امن و سلامتی برقرار رکھنے کے لئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ بھارت کا رویہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے۔

کویت کے ولی عہد کی طرف سے دیے گئے عشائیہ میں خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ پاکستان اور کویت کو عالم اسلام کی ترقی کے لئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ پاکستان مسئلہ کشمیر پر بین الاقوامی ثالثی کا خیر مقدم کرتا ہے۔

تمام غیر ملکی اکاؤنٹس بحال کرنے کا اعلان وزیراعظم محمد نواز شریف نے کر دیا ہے۔ انہوں نے کویت میں پاکستانیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے اکاؤنٹس سے غیر ملکی کرنسی نہ نکلوائیں۔ اکاؤنٹس کی بحالی کے لئے نوٹیفکیشن جلد جاری کر دیا جائے گا۔

وزیراعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ روزنامہ خبریں کے مطابق وزیراعلیٰ سندھ کراچی میں قتل و غارت روکنے پر ناکام ہونے اور وفاقی حکومت اور ارکان اسمبلی کے دباؤ پر گورنر کو استعفیٰ پیش کر کے دبئی چلے گئے ہیں۔ تاہم وزیراعلیٰ ہاؤس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا۔ ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے کہ وزیراعلیٰ بیٹے کو ملنے گئے ہیں۔ واپس آ جائیں گے۔

لیاقت جتوئی وزیراعلیٰ سندھ کے خلاف احتساب سیل میں متعدد مقدمات ہیں۔ اور سندھ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے انہیں وزیراعلیٰ ہونے کی حیثیت سے پیشی سے مستثنیٰ قرار دے رکھا تھا۔

کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے مزید 6۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ناظم آباد۔ لانڈھی اور ڈیفنس اور کورنگی میں فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا اور کاروباری مراکز بند رہے۔

کراچی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی کے کئی علاقے مسلح گروہوں کے کنٹرول میں ہیں انتظامیہ تماشائی بنی ہوئی ہے۔ پولیس کا کام لاشیں اٹھانا اور ضابطے کی کارروائی کے بعد ورثاء کے سپرد کرنا رہ گیا ہے۔ دہشت گرد فون پر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ لگتا ہے نواز شریف سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے کوئی بڑا فیصلہ کرنے سے گریزاں ہیں۔

سبزی منڈی راوی روڈ لاہور کے علاقہ میں بم دھماکہ سے 5۔ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک دہشت گرد نے سبزی فروش سے پانچ کلو بھنڈی خرید کر پلاسٹک کے تھیلے میں ڈلوائی۔ مزید سبزی خریدنے کا بہانہ کر کے تھیلا دکان پر چھوڑ گیا اس کے جاتے ہی دھماکہ ہو گیا۔ دھماکہ سے منڈی میں بھگدڑ مچ گئی اور لوگ سامان اور جوتیاں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک اور خبر کے مطابق 15۔ افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں سے 3۔ کی حالت نازک ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں متعدد افراد کے قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہے۔

محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ رائے ونڈ کے محلات پر قومی خزانے سے 6۔ ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ محلات کا مالک صرف 477 روپے انکم ٹیکس دیتا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم نے کہا کہ قوم کو آدھی پیالی چائے پینے کا مشورہ دینے والے اپنے خاندان سمیت سرکاری خرچ پر عمرے کرتے ہیں۔ میں عوام کے لئے فکر مند ہوں۔ میں سیاست فائدہ کے لئے نہیں کرتی میرا مقصد پاکستان کو پر امن ترقی پسند اور آزاد ملک بنانا ہے۔

84 ہزار کھاتہ داروں کے ساڑھے نو ارب روپے ڈوب گئے ہیں۔ لیکوڈیشن بورڈ اربوں روپے مالیت کی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود کھاتہ داروں کو رقوم واپس نہیں کر سکتا۔ بینک 3۔ ارب روپے قرض اور سود کی واپسی تک جائیدادوں کی فروخت کی اجازت نہیں دے رہے۔

وفاقی وزیر پارلیمانی امور میاں یاسین وٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو سے متعلق دستاویزات بی بی سی کو فراہم نہیں کیں۔

وفاقی حکومت نے پرچون پر سیلز ٹیکس نافذ کر دیا ہے سالانہ 50 لاکھ روپے تک کاروبار کرنے والے تاجر اس ٹیکس کے زمرے میں آتے ہیں۔ ایک ماہ میں رجسٹریشن کرانا لازمی ہو گا۔ تمام تاجر خرید و فروخت کا تحریری ریکارڈ رکھیں گے اور سہ ماہی ادائیگی کے لئے گوشوارے جمع کرائیں گے۔

چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے وزیراعظم ہاؤس اور وزارت خارجہ سے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے بعض خفیہ دستاویزات کی چوری اور ان دستاویزات تک بی بی سی کی رسائی کے مسئلے کا سخت نوٹس لیا ہے۔ اور اس معاملے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ جنرل جہانگیر کرامت جو برطانیہ کے دورہ پر ہیں۔ لندن میں پاکستانی سفارت خانے سے بی بی سی کی وہ فلم منگوا کر دیکھی جس میں حساس دستاویزات دکھائی گئیں۔

2 جولائی غروب آفتاب	7-21
3 جولائی طلوع آفتاب	5-06

عالمی خبریں

بھارت اور بنگلہ دیش دونوں ملکوں کے درمیان سرحد کے دونوں جانب براہ راست بس سروس شروع کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق امریکی ایف سولہ طیاروں نے عراق کے میزائلوں کو نشانہ بنایا ہے۔

امریکی سینٹ کے دو چوٹی کے ارکان نے کہا ہے کہ وہ بھارت اور پاکستان کے ساتھ الگ الگ مذاکرات کے بعد خالی ہاتھ واپس جا رہے ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان سے ایٹمی اسلحہ کی دوڑ کے بارے میں کوئی پختہ وعدہ حاصل نہیں کر سکے۔

امریکی صدر نے جو ان دنوں چین کے دورہ پر ہیں شنگھائی ریڈیو پر چینی عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابھرتا ہوا چین خوشحال اور متحرک ہے تجارت کے عالمی ادارے میں چین کو رکنیت دلائی جائے گی۔ امریکہ چینی مصنوعات کا سب سے بڑا خریدار ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان سائنسی تحقیق میں بھی تعاون ہونا چاہئے۔ امریکی صدر نے شنگھائی ریڈیو سے لوگوں کے سوالات کے براہ راست جواب دیئے۔ یہ ریڈیو دس کروڑ آبادی کے علاقہ کا احاطہ کرتا ہے۔

ازبکستان میں اسلام کو غیر قانونی مذہب قرار دے دیا گیا ہے۔ اسلامی لباس پہننا اور تقریبات منعقد کرنا جرم ہو گا۔ قانون کی خلاف ورزی پر قید اور جرمانہ ہو گا۔

یورپی یونین نے بھی چین سے تعلقات بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ یورپی یونین کے وزراء خارجہ کے اجلاس کے بعد ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ چین کے ساتھ تمام امور پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ چین کی عالمی تجارتی تنظیم میں شمولیت کی دیرینہ خواہش پوری ہو جائے گی۔

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے اعتراف کیا ہے کہ کشمیر میں تحریک آزادی زور پکڑ گئی ہے۔

امریکہ میں انسانی حقوق کی پامالی کے بارے میں اقوام متحدہ کی تحقیقات نے کلنٹن انتظامیہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ غیر جانبدار مبصرین کی ٹیمیں امریکہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں۔ مذہبی عدم رواداری اور خواتین سے بدسلوکی کے مبینہ واقعات کی تحقیقات کر رہی ہیں۔ کلنٹن انتظامیہ ان سے تعاون سے گریز کر رہی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

سلور (ایلومینیم) کے برتن دیں سٹین لیس سٹیل کے برتن لیں
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
رہائش 212007 دکان 211007

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379